انفارمیشن ٹیکنالوجی اور بڑھتے ہوئے فاصلے

جاوید جبار

انفارمیشن کا ٹیادور کیا اختلاف کم کرنے میں مددگار ثابت ہوگا؟ یا اسے بڑھادے گا؟ ان سوالات کا جواب تلاش کرتے ہوئے یہ بات مدنظر رکھنا ضروری ہے کہ اختلافات تشکیل دینے والے عوامل انفارمیشن سے الگ ہوتے ہیں۔ افراد کی زمین' پانی اور دیگر قدرتی وسائل تک رسائی' سرمائے اور قرض حاصل کرنے تک رسائی' روزگار اور آمدن تک رسائی' انصاف اور مساوات تک رسائی جیسے عوامل' جب تک طرز حکمرانی اور معیشت کے نظاموں کی تشکیل نو نہیں کردی جاتی۔ ان میں اصلاحات نہیں کردی جاتیں۔ یہ نظام نئی انفارمیشن کو عدم مساوات میں کمی کیلئے استعمال کرنے کے قابل نہیں ہوسکتے۔

حقائق اور معلومات کے کچھ اجزا پابندیوں سے نجات دلاتے اور مختار بناتے ہیں۔ یہ حصے سیاسی معاملات اور حقوق کے بارے میں' صحت کی سہولتوں اور تعلیم سے متعلق ہیں۔ انفارمیشن کے کچھ جزو ہینا ئز کردینے والے ہوتے ہیں۔ یہ عام طور پر تفریح' آرٹس اور سپورٹس سے متعلق ہوتے ہیں۔ کچھ اجزا بے اثر رہتے ہیں اور ان سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے۔ مثال کے طور پر ووٹر اور کبھی کبھار دوبارہ منتخب ہونے والے رہنما' چاہے وہ پہلے ہی کرپشن اور بدعنوانی کے ملزم ٹھہرائے جاچکے ہوں۔

ریڈیو بہتر معلومات اور ناقص معلومات کے درمیان پائے جانے والے فرق کو کم کرنے کا پہلا عوامی ذریعہ تھا۔ جہاں ریڈیو انفارمیشن کے فرق کو فوری طور پر کم کردیتا تھا' وہاں کمپیوٹر اور انٹرنیٹ نے' خاص طور پر اپنے ابتدائی مراحل میں' معلوماتوں کے درمیان پائے جانے والے فرق کو بڑھادیا تھا۔ اس کی وجوہات میں ان کی قیمتیں' تعلیم اور بجلی کی اشد ضرورت' رسمی تربیت' نیٹ ورکنگ' کاغذ اور دیگر عوامل شامل تھے۔

انسانی تاریخ گواہ ہے کہ اس سے پہلے کبھی بھی اتنے زیادہ لوگ' اتنی زیادہ قومیں' مالی طور پر اس قدر مضبوط نہیں ہوئی تھیں۔ ویکسینوں کے استعمال' صحت کی بہتر سہولیات اور بہتر غذا کی فراہمی کے باعث اوسط عمر کی سطح مردوں میں 65 برس اور عورتوں میں 69 برس ہوگئی ہے' جو کہ اب تک کی بلند ترین سطح ہے۔ بجلی کی فراہمی' سڑکوں' پلوں اور ڈیموں کی وجہ سے ٹھوس انفرااسٹرکچر قائم ہوا' جس نے معاشی پیداواری صلاحیت بڑھادی۔ سینکڑوں لاکھ بچے سکول جاتے ہیں' جس سے تعلیمی شراکت میں اضافہ ہورہا ہے۔ سال 2000ء میں سات ہزار ملین افراد نے سیر و تفریح کیلئے سفر کئے۔ انہوں نے گھنٹوں اور دنوں میں سمندر اور براعظم پار کئے۔ ہر جو بیس گھنٹوں میں کئی ٹریلین ڈالر کی تجارت اور لین دین ہوا۔ (ایک ٹریلین دس کھرب کے برابر ہوتا ہے)

اب بھی جبکہ انفارمیشن ٹیکنالوجی نے 21ویں صدی کی ایک بڑی قوت کے طور پر رفتار پکڑلی ہے۔ دنیا کی آبادی کی اکثریت غربت کے جال میں جکڑی ہوئی ہے۔ بوری دنیا میں کس قدر غربت ہے۔ اس کا ثبوت درج ذیل اعداد و شمار سے مل جائے گا۔ 6 ارب آبادی میں سے 1.2 ارب افراد ایک ڈالر روزانہ سے بھی کم پر گزارہ کررہے ہیں' جبکہ 2.8 بلین افراد ایسے ہیں' جن کی روزانہ آمدنی 2 ڈالر روزانہ سے بھی کم ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ 4 بلین افراد یعنی ہر تین میں سے دو افراد غربت کی زندگی گزار رہے ہیں۔ سال 2000-2001ء کیلئے ورلڈ ڈویلپمنٹ رپورٹ ہمیں بتائی ہے کہ 20 امیر ترین ممالک میں اوسط آمدنی 20 غریب ترین ممالک کی اوسط آمدنی سے 37 گنا زیادہ ہے۔ یہ فرق گزشتہ 40 برسوں کے دوران دوگنا ہوچکا ہے۔ یہ تجربہ دنیا کے مختلف خطوں میں مختلف ہے۔

1987ء اور 1998ء کی درمیانی مدت میں' مشرقی ایشیا کے علاقے میں ایک ڈالر روزانہ سے کم پر گزارہ کرنے والے افراد کی تعداد 420 ملین سے کم ہوکر 280 ملین ہوگئی ہے' جبکہ لاطینی امریکہ' جنوبی ایشیا اور ذیلی صحارا کے افریقہ میں غریب افراد کی تعداد میں اضافہ ہورہا ہے۔ یورپ اور وسطی ایشیا میں ایک ڈالر روزانہ سے کم پر گزر بسر کرنے والے افراد کی تعداد میں 20 گنا اضافہ ہوگیا ہے۔ اس طرح اتنی بڑی تعداد غربت کی چکی میں پس رہی ہے۔ اس کے علاوہ آبادی کی شہروں کی طرف نقل مکانی' بیروزگاری' ایچ آئی وی' ایڈز' خشک سالی اور قحط جیسے بحرانوں نے غریبوں کی زندگیوں کو مزید کٹھن بنادیا ہے۔

اوپر جو اعداد و شمار پیش کئے گئے ہیں' ایک ٹھوس حقیقت ہیں۔ ان کے ہوتے ہوئے بھی غربت کی صورتحال میں حوصلہ افزا بہتری پیدا ہوئی ہے۔ مثال کے طور پر 1968ء اور 1998ء کے درمیانی عرصہ کے دوران ترقی پذیر ممالک میں اوسط آمدنی میں دوگنا سے زیادہ اضافہ ہوا ہے۔ 1990ء سے 1998ء کے دوران غربت کی نچلی ترین سطح پر رہنے والے افراد میں 78 ملین کی کمی واقع ہوئی ہے۔

نسل انسانی کی وسیع اکثریت کی غربت اتنی ہی پرانی ہے' جتنی کہ ریکارڈ پر موجود تاریخ' موجودہ دور میں جس چیز نے غربت کی صورتحال کو زیادہ تکلیف دہ' زیادہ غیر منصفانہ اور زیادہ خطرناک بنادیا ہے۔ یہ ہے کہ ماضی میں وسیع پیمانے پر غربت تبدیلی کی نسبتاً سست رفتار کے ساتھ ساتھ قائم رہی' جبکہ بیسویں صدی کی آخری دو دہائیوں اور اب یہاں اکیسویں صدی کی پہلی دہائی کے دوران امیر اقلیت کیلئے مادی بہتری میں تیزی سے اضافہ ہورہا ہے۔ انسانی جدوجہد کے کچھ مخصوص شعبے (جیسا کہ سائنس اور انفارمیشن ٹیکنالوجی' بھی) حیران کن تیزی کے ساتھ آگے بڑھ رہے ہیں۔ سائنسی تحقیق اور اس پر عملدرآمد کے درمیان موجود فاصلہ تیزی سے کم ہوا ہے۔

امیر اُنفارمیشن ٹیکنالوجی کی شاہراہ پر پہلے ہی غریبوں سے بہت آگے ہیں۔ ہر چھ ماہ بعد امیر ممالک انفارمیشن ٹیکنالوجی میں نئی ترقی کرلیتے ہیں۔ وہ زیادہ تیز رفتار انفارمیشن ٹیکنالوجی کی کار پر سوار ہوچکے ہیں اور وائرلیس' موبائل اور انٹرنیٹ سے نئی الیکٹرانک کھیلوں کی طرف سفر کررہے ہیں۔ غرباب بھی سست رفتار ڈبل ڈیکر بس پر سوار ہیں' یا زیادہ سے زیادہ کسی قدر تیز رفتار ٹرک پر سوار ہورہے ہیں۔

امیر اُتیزی سے آگے بڑھ رہے ہیں۔ فاصلے اور خلیجیں بڑھتی جارہی ہیں۔ ایک ہی علاقے میں موجود ممالک کے درمیان بھی معلومات کا فرق موجود ہے۔ اس سلسلے میں سنگاپور اور لاؤس (Laos) کی مثال پیش کی جاسکتی ہے۔ حتیٰ کہ ایک ہی ملک میں آباد پوش اور پسماندہ علاقوں کے درمیان بھی یہ فاصلہ' یہ فرق موجود ہے' جیسا کہ انڈونیشیا میں موجود جکارتہ اور مغربی تیمور۔ ایک ہی شہر میں امیروں اور غریبوں کے درمیان بھی یہ شگاف موجود ہے۔ یہ فرق مختلف ممالک کے گروپوں کے درمیان بھی موجود ہے۔ مثال کے طور پر اقتصادی تعاون اور ترقی کیلئے قائم انجمن کے 22 اراکین اور سارک کے رکن سات ممالک کے درمیان۔ یہ فرق ایک ہی ملک کے مختلف شعبوں میں بھی موجود ہے' جیسا کہ پاکستان میں بینکنگ اور عدلیہ کے شعبے۔ یہ فاصلہ اقتصادی تعاون اور ترقی کیلئے قائم انجمن کے رکن ترقی یافتہ ممالک کے درمیان بھی پایا جاتا ہے' جیسا کہ نیویارک میں وال سٹریٹ اور بارلم۔

یہ بڑھتا ہوا شگاف آمدنی کا فرق ہے' مواقع حاصل ہونے کا فرق ہے اور مال و دولت کا فرق ہے۔ ہم یہاں "انفارمیشن" کا لفظ حذف کردیں تو بھی صورتحال ویسی ہی رہے گی۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اس تناظر میں بہتر معلومات اور ناقص معلومات کے درمیان بڑھتے ہوئے شگاف کا تجزیہ کیا جائے۔

ممکنہ طور پر گیارہ ایسے عوامل ہیں' جو انفارمیشن گیپ کا باعث بنے ہیں۔ (1) غربت' (2) پرنٹ لٹریسی کی کمی' (3) تعلیم کی کمی' (4) ٹیلی کمیونی کیشن تک رسائی کی کم سطح۔ (5) کمپیوٹر تک کم رسائی۔ کمپیوٹر سے متعلق تعلیم کی کم سطح۔ (6) ناکافی بینڈ وڈتھ' (7) ماس میڈیا تک ناکافی رسائی' (8) انفارمیشن ٹیکنالوجی کے حوالے سے سرکاری پالیسی پر عملدرآمد کے سلسلے میں لگن اور عزم کی کمی' (9) درپردہ یا بظاہر سنسر شپ کا رکاوٹ پیدا کرنے والا ماحول' (10) اندرونی جھگڑوں کی سماجی' معاشی اور سیاسی صورتحال جو طرز حکمرانی پر پہلے سے قبضہ جمالیتی ہے' (11) ترقی کی دوہری صورتحال۔

گیارہویں عامل کی توضیح یوں کی جاسکتی ہے کہ اگر ہر 18 ماہ یا دو سال میں تخمینہ لگانے کی صلاحیت دوگنا ہوجائے تو آبادی کی غربت میں کمی کی شرح اس لحاظ سے جزوی رہتی ہے۔ حکومتی نظاموں میں بہتری اور غریبوں کو سماجی انصاف فراہم کرنے کی شرح بھی بہت کم ہے۔

زیادہ تر ترقی پذیر ممالک میں اندرونی حکمرانی کے ڈھانچے دولت پیدا کرنے اور کنٹرول حاصل کرنے کے غیر منصفانہ نظاموں کو دوام بخشتے ہیں۔

اس فرق یا شگاف کو کم کرنے کے بھی گیارہ ہی راستے یا طریقے ہیں۔ (1) سماجی شعبے (خواندگی' تعلیم' صحت' اشیائے ضرورت اور سروسز) میں سرمایہ کاری میں اہمیت کا حامل اضافہ۔ (2) سوشل سیکٹر اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کے شعبوں میں قرضوں کی منسوخی اور سرمایہ کاری کے درمیان بلاواسطہ تعلق کے ساتھ ترقی پذیر ممالک کے واجب الادا قرضوں کا مکمل یا جزوی خاتمہ۔ (3) ٹیلی کمیونی کیشن کی پرائیویٹائزیشن' لامرکزیت اور ڈی ریگولیشن۔ (4) اوپن اور فری نیٹ ورکس کا قیام اور درپردہ یا بظاہر سنسر شپ میں کمی۔ (5) انفارمیشن ٹیکنالوجی کی تعلیم کی حمایت میں اضافہ۔ (6) ٹیلی کمیونی کیشن کے شعبے میں اختراعی انداز ہائے نظر کی نقل تیار کرنا اور دیگر ممالک میں ان کی پرموشن۔ (7) ماس میڈیا کی طرف زیادہ رسائی۔ (8) غریبوں کی زیادہ امداد اور ان کے لیے زیادہ قرضوں کی سہولت۔ (9) ہر سطح پر انفارمیشن ٹیکنالوجی میں مہارت حاصل کرنا۔ (10) پرسنل کمپیوٹرز کی ترقی یافتہ ممالک سے ترقی پذیر ممالک کو ترسیل اور (11) ترقی پذیر ممالک میں انفارمیشن ٹیکنالوجی کو آگے بڑھانے کے سلسلے میں کارپوریٹ سیکٹر کو تحریک دینا۔

منافع اور لاگت انفارمیشن ٹیکنالوجی کے شعبے میں پیداوار اور ترقی کو بھی بڑھادیتا ہے۔ لیکن پیداوار بذات خود مواقع کی منصفانہ تقسیم کی ضمانت نہیں ہے۔ اس سے پہلے کہ یہ تقریباً برابری کی حد تک پہنچے' امکان غالب ہے کہ یہ شگاف بڑھ جائے گا۔

ہم بڑی تیزی کے ساتھ انفارمیشن تک زیادہ رسائی والی دنیا کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ آنے والی دہائی میں اس امر کا امکان موجود ہے کہ یہ فرق کم کرلیا جائے گا۔ لیکن اس امر کا ابھی فیصلہ نہیں ہوپایا ہے کہ انفارمیشن اور انفارمیشن کی طرف زیادہ رسائی حاصل کرلینے سے نسل انسانی کی صورتحال میں بذات خود کوئی بہتری پیدا ہوسکے گی۔

(بشکریہ "ڈان"۔ ترجمہ: سجاد کریم انجم)

☆☆☆